Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | یکم رجب ۱۳۹۶ھ ۳۰ احسان ۱۳۵۵ ہش ۳۰ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

چکروں کی تکلیف ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۳۰ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے میٹرک میں کل ۱۶۶ لڑکے شریک ہوئے، ۱۴۲ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ کی اوسط تقریباً ۸۶ % رہی۔ فرسٹ ڈویژن ۴۶ طلباء سیکنڈ ڈویژن ۷۸ طلباء اور تھرڈ ڈویژن میں صرف ۱۸ لڑکے کامیاب ہوئے ہیں۔ آٹھ وظائف متوقع ہیں۔

طلباء کے لئے ضروری اطلاع

موسم خزاں کا امتحان میٹرک سال ۱۹۷۶ء ۱۱ راگست سے شروع ہوگا۔ ۵ اتک فیس داخلہ بغیر لیٹ فیس کے اور ۲۴ تک ۲۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ اور ۳۱ تک دوگنی فیس کے ساتھ بھجوایا جاسکے گا۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام گورنمنٹ ہائی سکول ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا تینتیسواں ۳۳ مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۵ ہش ۱۹۷۶ء منعقد ہوگا۔

انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اِرشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو قرآن مجید کے ذریعے ہی پایا

قرآن مجید کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود اَنَا الموجود کی آواز دیتا ہے

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلماتی پردے اُٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔"

"ایک عقلمند اور منصف مزاج آدمی کے نزدیک اس بات کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ خدا کی کتاب کا فرض یہی ہے کہ وہ خدا کو ملا دے اور خدا کی ہستی کے بارے میں یقین کے درجہ تک پہنچا دے اور خدا کی عظمت اور ہیبت دل میں بٹھا کر گناہ کے ارتکاب سے روک دے۔ ......

...... میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے۔ اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اس کی پیروی سے آخر کار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالمِ ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت ... ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ احسان ۱۳۵۵ ہش
۳۰ جون ۱۹۷۶ء

شانِ ماموریت اور اُسکی وجد آفریں جھلک

ہم قبل ازیں ۲۸ جون ۱۹۷۶ء کے الفضل میں اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ ماموریِن الٰہی کا متوّلی اور کارساز خدا تعالیٰ ہوتا ہے اِسی لئے وہ کلّیتہً خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اسی لئے وہ دُوسروں کی امداد سے یکسر بے نیاز ہوتے ہیں۔ وہ اگر خدائی حکم کے ماتحت مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی نداء بلند کرتے ہیں تو اپنی اعانت کیلئے نہیں بلکہ اِس لئے کہ دُوسروں کو بھی اُس نصرتِ الٰہی کا مورد بنائیں جو اُن کے اپنے خاطر بارش کی طرح آسمان سے برس رہی ہوتی ہے۔ اُن کی غرض اِس نداء کے بلند کرنے سے بجز اس کے اور کچھ نہیں ہوتی کہ اِس پر لبّیک کہتے ہُوئے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کرنے اور خدمتِ دین کی غرض سے آگے آنے والے بھی افضال و انعاماتِ الٰہی کے وارث قرار پائیں اور اِس طرح اُن کے دلوں میں بھی خدا تعالیٰ کی عظمت بیٹھے اور وہ اُس کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلّق قائم کرکے اُس کی رضاء کی جنّتوں میں بسیرا کرنے والے بنیں۔

اس غرض کے پیشِ نظر ماموریِن الٰہی میں ایک بات خاص طور پر نمایاں ہوتی ہے اور وہ یہ کہ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی نداء بلند کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اِس امر کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ ناکارہ و بے مصرف قسم کے لوگ، ان کے گرد جمع نہ ہونے پائیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ محض دِکھاوے اور نمائش کے لئے لوگوں کا ایک جمِّ غفیر اُن کے ساتھ ہو بلکہ اُن کی خواہش اور تمام تر کوشش یہ ہوتی ہے کہ صرف وہی لوگ اعانتِ دین کے لئے آگے آئیں جو اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کرکے خدا تعالیٰ کے حکموں کو دل و جان سے بجالانے والے ہوں اور ان میں خدائی افضال و انعامات کو جذب کرنے کی تڑپ اور پُوری پُوری اہلیت پائی جاتی ہو۔

اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کی شانِ ماموریت روزِ روشن کی طرح آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا۔ آپ نے خدائی حکم کے ماتحت مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی نداء بلند کی اور ضرور کی لیکن لوگوں کو اعانتِ دین کے لئے بُلانے میں آپ کی شانِ ماموریت پُوری طرح جلوہ گر نظر آتی ہے اور دل گواہی دے اُٹھتا ہے کہ اِس شان سے وہی لوگوں کو اعانتِ دین کے لئے بُلا سکتا ہے جو اِس کام کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور کیا گیا ہو۔ آپ نے لوگوں کو اعانتِ دین کیلئے بلایا تو ضرور لیکن ساتھ ہی انہیں مخاطب کرکے بار بار یہ امر اُن کے ذہن نشین کرایا کہ اے لوگو! دین تمہاری اعانت کا محتاج نہیں ہے بلکہ تم اِس امر کے محتاج ہو کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی نصرت اور اس کے دین کی اعانت نصیب ہو۔ اِسی طرح جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے بھی تمہاری اعانت کی ضرورت نہیں کیونکہ میرا متولّی اور کارساز میرا خدا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے میرے لئے تو خدا تعالیٰ کی بارش کی طرح برسنے والی نصرت کافی ہے۔ اسکے ہوتے ہوئے مجھے کسی کی اعانت کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ میں اگر تمہیں اعانتِ دین کے لئے بُلاتا ہوں تو میرا اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے مخلص اور وفادار دوست عطا ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ عاجز اگرچہ ایسے دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّہ سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے [illegible] اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سُن لو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمّت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑیگا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کریگا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا۔" (انوار الاسلام)

چونکہ حضور علیہ السلام لوگوں کو اعانتِ دین کے لئے بلا کر فی الاصل انہیں نصرتِ الٰہی کا مورد اور انعاماتِ الٰہیہ کا وارث بنانا چاہتے تھے اور اس کے لئے آگے آنے والوں میں دین کی سربلندی کی خاطر دُکھ اُٹھانے کے عزم کی ضرورت تھی اور انعاماتِ الٰہیہ کا وارث بننے کی اہلیت درکار تھی اس لئے آپ نے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا کہ جو اعانتِ دین کی اصل غرض کو پُورا کرنے اور انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کی اہلیت سے عاری ہیں وہ بے شک اُلٹے قدموں واپس لَوٹ جائیں کیونکہ حق تو وہ نصرتِ دین کے لئے آگے آئیں یا نہ آئیں منشائے الٰہی کے مطابق بہرحال غالب آکر رہے گا۔ چنانچہ اپنے غلبہ کیلئے وہ ان کی معیت اور مدد کا محتاج نہیں ہے بلکہ اپنی فلاح و نجاح کے لئے وہ خود اس کے محتاج ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"(جماعت میں شامل ہونے کے باوجود) جو شخص میری اِس وصیّت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دُنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دِل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوعِ انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے، مَیں اُس شخص کو اُس کُتّے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مُردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اِس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اَور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں۔ کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم ص۹۲)

اسی پر بس نہیں آپ نے مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی حقیقت کو نہ سمجھنے والے دُوں ہمت اور تھک ہار کر راہ میں بیٹھ جانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا:۔

"پس جو جُدا ہونے والے ہیں جُدا ہو جائیں اُن کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلّق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزّت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزّت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غدّاری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔" (انوار الاسلام)

اِس سے صاف عیاں ہے دیگر ماموریِن الٰہی کی طرح سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی حکم کے ماتحت مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی نداء بلند کی لیکن آپ کے لوگوں کو نصرتِ دین کے لئے بُلانے میں شانِ ماموریت پُوری طرح جلوہ گر نظر آتی ہے اور دل فرطِ عقیدت سے جھُوم اُٹھتا ہے۔ جو آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے نصرتِ دین کے لئے آگے آئے انہوں نے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوتا چلا آرہا ہے۔ کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ اِس شانِ ماموریت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور علیہ السلام نے پہلے ہی فرما دیا تھا:۔

"اللہ تعالیٰ اِس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح نداء دیتے ہیں؟ نہیں۔ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دُنیا کو رعایتِ اسباب سکھانا چاہتے ہیں جو دُعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر اُن کو کامل ایمان اور اُس کے وعدوں پر پُورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔"

(الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۸ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل ص۱۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

آداب المعاشرہ

محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ربوہ

(۷)

۴- عن عدی بن حاتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علمت من کلب او باز ثم ارسلتہ وذکرت اسم اللہ علیہ فکل ما امسک علیک قلت وان قتل قال وان قتل ولم یاکل منہ شیئا فانما امسکہ علیک۔ (ابوداؤد)

عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کتے یا باز کو تم نے سدھایا ہے اور پھر تم اللہ کا نام لے کر اُسے شکار پر چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے لئے شکار کو روکے رکھتا ہے خود نہیں کھاتا تو یہ شکار تم کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا چاہے کتا یا باز میرے پہنچنے سے پہلے پہلے شکار کو مار دے آپ نے فرمایا چاہے مار دے تم کھا سکتے ہو۔ ہاں اگر کتا یا باز اس شکار کو خود کھانے لگ جائے تو پھر تم نہ کھاؤ کیونکہ اس نے تیرے لئے یہ شکار نہیں کیا بلکہ اپنے لئے کیا ہے۔

۵- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ذبح ما فی البحر لبنی آدم۔

(دار قطنی و بخاری)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جانور سمندر میں ہی رہتے ہیں خشکی پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے لئے خود ذبح کر دیا ہے یعنی انہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔

۶- عن جابر قال غزونا جیش الخبط وامیرنا ابو عبیدۃ فجعنا جوعا شدیدا فالقی البحر حوتا میتا لم نر مثلہ یقال لہ العنبر فاکلنا منہ نصف شہر فاخذ ابو عبیدۃ عظما من عظامہ فمر الراکب تحتہ قال فلما قدمنا المدینۃ ذکرنا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا رزقا اخرجہ اللہ عز وجل لکم اطعمونا ان کان معکم فاتاہ بعضھم بشیء فاکلہ۔ (بخاری)

آداب الاشربہ

پانی دودھ، شہد ہر قسم کے مفید صحت شربت۔ پھلوں کے رس تو اور طیب ہیں۔ شراب اور بدمستی پیدا کرنے والے دوسرے مشروبات کا استعمال منع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا

انزلنا من السماء ماء طھورا۔ لنحیی بہ بلدۃ میتا ونسقیہ مما خلقنا انعاما واناسی کثیرا۔

(فرقان ۵۰-۵۱)

ہم نے بادل سے پاک و صاف پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ ملک کو زندہ کریں اور اسی طرح اس پانی سے اپنے پیدا کئے ہوئے چارپایوں اور بہت سے انسانوں کو سیراب کریں۔

۲- وما یستوی البحران ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج۔

(فاطر ۱۳)

اور ایسے دو سمندر یا دریا ہرگز برابر نہیں ہو سکتے کہ ان میں سے ایک تو میٹھا اور مرغوب طبع ہو اور اس کا پانی آسانی سے گلے سے اتر جاتا ہو اور ایک دوسرا نمکین گلا جلا دینے والا ہو۔

۳- وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین۔

(نحل ۶۷)

اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی یقیناً نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ موجود ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ جو کچھ ان کے پیٹوں میں گند وغیرہ بھرا ہوا ہوتا ہے اس میں سے یعنی گوبر اور خون کے درمیان سے ہم تمہیں پینے کے لئے پاک اور صاف دودھ مہیا کر دیتے ہیں جو پینے والوں کیلئے خوشگوار مرغوب الطبع اور گلے سے آسانی سے اترنے والا ہوتا ہے۔

مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھر من ماء غیر آسن وانھر من لبن لم یتغیر طعمہ وانھر من خمر لذۃ للشاربین وانھر من عسل مصفی ولھم فیھا من کل الثمرات ومغفرۃ من ربھم

(محمد ۱۶)

متقیوں سے جن جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے اُن میں ایسے پانی کی نہریں ہوں گی۔ جس میں سڑنے کا مادہ نہیں ہوگا اور ایسی نہریں ہوں گی جن میں ایسا دودھ بہتا ہوگا جس کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا یعنی وہ کبھی باسی نہیں ہوگا اور ایسی شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کو مزیدار لگیں گی اور پاکیزہ و صاف شہد کی نہریں بھی ہوں گی اور ان جنتوں میں ہر قسم کے پھل بھی ملیں گے اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت بھی ملے گی۔

یطاف علیھم بکاس من معین۔ بیضاء لذۃ للشاربین لا فیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون۔

(صافات ۴۶ تا ۴۸)

چشموں کے پانیوں سے بھرے ہوئے گلاس اُن کے پاس لائے جائیں گے۔ جو سفید ہوں گے اور پینے والوں کے لئے لذت کا موجب ہوں گے نہ تو ان سے سر چکرائے گا اور نہ وہ لوگ ان کے باعث عقل کھو بیٹھیں گے

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما

(بقرہ ۲۲۰)

وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں تو کہدے کہ ان کاموں میں بڑا گناہ اور نقصان ہے اور لوگوں کے لئے ان میں کئی منفعتیں بھی ہیں اور ان کا گناہ اور نقصان ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔

انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون

مائدہ ۹۲

شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈال دے اور اللہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر سے اور نماز سے روک دے اب کیا
تم ان باتوں سے رک سکتے ہو۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا

اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ
الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ
وَالْعِنَبَةِ۔

(ترمذی)

شراب کھجور اور انگور سے تیار کی جاتی ہے۔

۲- اِنَّ عُمَرَ قَالَ عَلٰى مِنْبَرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا
النَّاسُ اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ
الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ
مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ
وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ
وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا
خَامَرَ الْعَقْلَ

بخاری کتاب الاشربہ
(باب ان الخمر من العنب ۸۳۲/۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار منبر رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے شراب کے حرام ہونے کا حکم دیا ہے۔ شراب ان پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے انگور سے کھجور سے۔ شہد۔ گندم اور جو سے غرض ہر وہ مشروب خمر ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے اور مدہوشی پیدا کرے۔

پانی یا کوئی اور مشروب پینے کے وقت اسلامی ہدایت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے برتن پکڑے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھے ایک سانس میں نہ پیے بلکہ وقفہ وقفہ سے مثلاً تین سانس لے کر پیئے برتن میں سانس نہ لے بلا ضرورت کھڑے ہو کر نہ پیئے۔ اگر دودھ وغیرہ پیے تو اس کی چکناہٹ کو دور کرنے کے لئے بعد میں کلی کرے جو دوسروں کو پلا رہا ہو وہ خود آخر میں پیے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱- اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ
فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ

بخاری کتاب الاشربہ باب النہی
عن التنفس فی الاناء ۸۴۲/۲

جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے بلکہ برتن منہ سے ہٹا کر سانس لے

۲- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ
ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ اِنَّهُ
اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ

(مسلم کتاب الاشربہ
باب کراہیۃ التنفس فی نفس
الاناء ۲۸۹ مصری)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تین سانس لے کر پانی پیا کرتے تھے ایک ہی دفعہ سب نہیں پی جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح پانی پینا زیادہ راحت اور خوشگواری کا باعث ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

عَنِ الْاِمَامِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَّهُ فِي رَحْبَةِ
الْكُوْفَةِ شَرِبَ وَهُوَ
قَائِمٌ قَالَ اِنَّ نَاسًا
يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ
قَائِمًا وَاِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ
مَا صَنَعْتُ۔

بخاری کتاب الاشربہ
باب الشرب قائماً ۸۴۰/۲

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے ایک چوک میں کھڑے تھے۔ آپ نے کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا بعض لوگ ناپسند کرتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پیا جائے حالانکہ حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح پانی پیا جس طرح میں نے پیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ
قِيَامٌ۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ
باب الاکل قائماً ۲۳۳ ہندی)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور کے وقت ہم چلتے چلتے بھی کھا لیا کرتے تھے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیا کرتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ
مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

(بخاری باب الشرب من فی السقاء)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ
لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ
اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

بخاری کتاب الاشربہ
باب شرب اللبن ۸۳۹/۲

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے اس لئے پینے کے بعد کلی کر لینی چاہیئے

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ
آخِرُهُمْ شُرْبًا۔

(ابن ماجہ ابواب الاشربہ
باب ساقی القوم آخرهم شربا ۲۴۲)

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو پلانے والا سب کو پلا کر آخر میں خود پیئے۔

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آیت قرآنیہ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے۔ تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک ایک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اسکے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا بستیاں یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے۔ تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی صلوا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا" (تفسیر کبیر جلد اول جزو اول ص ۱۰۵، ۱۰۶)

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ سے مراد نماز باجماعت کے ہیں سو یہ مندرجہ ذیل آیت سے نکلتے ہیں وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ (نساء ع ۱۵) یعنی جب تو مسلمانوں میں موجود ہو اور نماز میں ان کی امامت کرے تو چاہیئے کہ مومن سب کے سب نماز باجماعت میں شامل نہ ہوں بلکہ بوجہ جنگ کے ان میں سے صرف ایک حصہ نماز باجماعت میں شامل ہو اور دوسرا حصہ بھی اپنے ہتھیار اٹھائے رہے اس آیت میں اقمت لهم الصلوٰۃ کے الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اقامۃ الصلوٰۃ سے مراد باجماعت نماز ہوتی ہے" (تفسیر کبیر جلد اول جزو اول ص ۱۰۱)

(مرسلہ اصلاح و ارشاد ربوہ)

مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی

مرکزی مقابلہ مقالہ نویسی کی میعاد ۳۱ر جولائی تک بڑھا دی گئی ہے۔ خدام نوٹ فرمالیں

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ اوّل امتحان ناصرات بیرون منعقدہ اپریل ۱۹۷۶ء

دیہاتی ناصرات :-

معیار اوّل

عارفہ عرفی حسن پور	۷۳/۷۵	اوّل
کوثر ثمین 〃	۷۲/۷۵	دوم
امۃ الباسط 〃	۷۰/۷۵	سوم
نسیم ملک احمد نگر	۷۰/۷۵	سوم

معیار دوم

مبشرہ فردوس کریم نگر فارم	۴۶/۵۰	اوّل
امۃ المتین بنت فضل کریم صاحب پھیرو چیچی	۴۵/۵۰	دوم
صدیقہ بی بی بنت عبدالعزیز صاحب 〃	۴۴/۵۰	سوم

معیار سوم

امۃ المتین احمد نگر	۴۷/۵۰	اوّل
رقیہ قدسیہ بنت منظور احمد صاحب محمد آباد فارم	۴۶/۵۰	دوم
سلیمہ بی بی بنت فضل کریم صاحب پھیرو چیچی	۴۵/۵۰	سوم

کُل ۱۱۹ ناصرات نے امتحان دیا۔ سب کامیاب رہیں۔ نتیجہ ۱۰۰٪ رہا۔

شہری ناصرات :-

معیار اوّل

امۃ المتین نصرت کنری (سندھ)	۷۴/۷۵	اوّل
لبنیٰ فضل ماڈل ٹاؤن لاہور	۷۳/۷۵	دوم
آصفہ بشیر سمن آباد لاہور	۷۲/۷۵	سوم

معیار دوم

شاہدہ حمید قریشی دستگیر سوسائٹی قیادت ۴ کراچی	۵۰/۵۰	اوّل
شاہدہ بانو کنری (سندھ)	۴۹/۵۰	دوم
امۃ الحفیظ ماڈل کالونی قیادت ۶ کراچی	۴۸/۵۰	سوم

معیار سوم

رضیہ بیگم ساہیوال	۴۶/۵۰	اوّل
بشریٰ لال دین گجرات	۴۵/۵۰	دوم
بشریٰ پروین دستگیر کالونی قیادت ۴ کراچی	۴۳/۵۰	سوم

کل ۵۳۷ ناصرات شامل ہوئیں۔ ۵۲۹ کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ تقریباً ۹۸٪ رہا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد مفلح صاحب محلہ دارالنصر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی حکیم عبداللطیف صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۱۷/۱۵ اور ۱۲/۱ واقع محلہ دارالنصر والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کی جائز وارثہ میری والدہ آمنہ بیگم صاحبہ بھی ہیں لیکن قطعات مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر میری والدہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہذا قطعات ۱۷/۱۵ اور ۱۲/۱ واقع محلہ دارالنصر ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

ناظم دارالقضاء

ربوہ

خدام کے مطالعہ کے لئے

ماہ جولائی میں خدام بھائیوں کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ضرورۃ الامام" مقرر ہے۔ جو شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ڈیڑھ روپیہ میں مل سکتی ہے۔

(مینیجر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

پسرم حمیدالحق جنجوعہ مرحوم کی عین عالم جوانی میں وفات حسرت آیات پر احباب جماعت نے بہت ہمدردی فرمائی ہے۔ ہم ان کے انتہائی ممنون ہیں۔ فرداً فرداً احباب کو جواب تحریر کرنا فی الحال مشکل ہے لہذا بذریعہ اخبار خاکسار ان سب دوستوں، بزرگوں، بہنوں اور بچیوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی فرمائی اور ہمارے زخمی دلوں کی ڈھارس بندھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(محتاج دعا - محمد عبدالحق جنجوعہ۔ کوئٹہ)

دعائے مغفرت

میرے ماموں میاں محمد سلطان صاحب ۱۲ رمئی کو کراچی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بھگواڑی تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ میں ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے اور زمیندارہ کا شغل اختیار کیا۔ ۱۹۲۶ء میں ریاست بہاولپور میں اراضی خریدی تو اپنی مستقل رہائش یہاں بہاولپور چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں اختیار کر لی اور وہاں پر ہی ۱۹۳۰ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ نہایت دلیر، مہمان نواز اور سلسلہ سے بڑی وابستگی رکھتے تھے۔ ۱۹۷۳ء میں دل کا عارضہ لاحق ہوا اور بشیر احمد طارق میجر ان کو اپنے ہمراہ برائے علاج رکھتے تھے آجکل بھی وہاں ان کے پاس کراچی میں تھے کہ مورخہ ۱۲ رمئی کو صبح دس بجے کے قریب دل کا دورہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔

مرحوم موصی تھے اس لئے نعش اسی دن بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور اور وہاں سے بذریعہ کار ربوہ لیجائی گئی۔ ۱۳ رمئی کو بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک لڑکا میاں بشیر احمد طارق میجر اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بلند درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری محمد شفیع ساکن بکھو بھٹی ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ۲۷ رجون کو محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے النور ہسپتال لاہور میں میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کا گردہ کا اپریشن کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین (حمید احمد سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ شاہدرہ)

۲۔ میری بچی جس کا پچھلے سال میو ہسپتال لاہور میں کان کا اپریشن ہوا تھا اب پھر دوبارہ کروایا گیا ہے۔ بچی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کو کامل صحت عطا فرمائے اور اپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(سراج دین کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد صاحب عرصہ دس ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد اور کامل صحت عطا فرمائے۔ اور خاکسار کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (ملک اللہ بخش محرر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

۴۔ خاکسار اب تندرست ہے بیماری کے اثرات اور کمزوری میں نمایاں افاقہ ہے تاہم علاج ابھی جاری ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد خادم - لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

قائدین کرام خدام اور اطفال کے مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس ارسال فرماویں (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں قربانی اور ایثار کی قابلِ قدر مثالیں

ہمّت کر کے مگر تکلیف میں پڑے بغیر وعدہ کا زیادہ سے زیادہ حصہ ادا کرنے کی کوشش کریں

(خلیفۃ المسیح)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو جلد مضبوط بنانے کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:۔

"بنیادوں کو تو ہم نے بہرحال مضبوط کرنا ہے اس لئے ہم نے کام شروع کرنے میں انتظار نہیں کرنا۔ اس لئے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنا سارا وعدہ ادا کرنے کی وہ سارا دے دیں اور پھر آنے والے سالوں میں تھوڑی بہت جتنی بھی خدا توفیق دے وہ دیتے چلے جائیں۔ ...... وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے یا اچانک ان کی آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو گیا ہے وہ آگے بڑھیں اور خود کو تکلیف میں ڈالے بغیر نسبت کے لحاظ سے نہیں بلکہ جو ضرورت ہے اس عظیم منصوبہ کی اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے پہلے سال جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہیں دے دیں۔"

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند عظیم حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے مخلصین کی جماعت عطا فرمائی ہے جو غلبۂ اسلام کی خاطر اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قربانی کرنے کے لئے ہردم تیار رہتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر جس کا اوپر ذکر آیا ہے کئی دوستوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنا پورا چندہ ادا کر دیا ہے۔ چند مثالیں دعا کی غرض سے درج ذیل ہیں:۔

(۱) ایک مخلص دوست نے اپنی ساری جائیداد فروخت کر کے چندہ وصیت ادا کرنے کے بعد بقیہ نوّے ہزار روپیہ (۹۰,۰۰۰) صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادا کر دیا ہے اور سابقون الاوّلون میں شمولیت کی سعادت پائی۔

(۲) ایک اور مخلص بھائی نے جس نے پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپے کا وعدہ کیا تھا حضور کی اس تحریک پر ۔/۲۷۴۴۲ روپے ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی سعادت حاصل کی۔

(۳) ایک اخلاص رکھنے والے دوست نے اپنی عمر کا سارا اندوختہ چالیس ہزار روپیہ (۴۰۰۰۰) صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادا کرنے کی سعادت پائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

خود علمِ دین سیکھو تا دوسروں کو سکھا سکو!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"دیکھو میں آدمی ہوں۔ جو میرے بعد ہو گا وہ بھی آدمی ہی ہو گا جس کے زمانہ میں (روحانی) فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا تم ہی لوگ ان (نو مبایعین۔ ناقل) کے معلّم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

وقفِ جدید کو جماعت کی تعلیم و تربیت کا عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے جہاں اعلیٰ دماغی صلاحیت رکھنے والے اور بے لوث خدمت کرنے والے مخلص معلّمین کی ضرورت ہے وہاں احبابِ جماعت سے بھی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت کی توقع ہے تاکہ تمام جماعتوں میں تربیت و اصلاح کا بہترین انتظام کیا جا سکے اور احباب آئندہ آنے والی سعید روحوں کے لئے بہترین معلّم بننے کے قابل ہو سکیں۔

(ناظم مال، وقفِ جدید)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے فرزند عزیزم محمود احمد طاہر ولد چوہدری محمد فاضل صاحب راجپوت بھٹی کا نکاح ہمراہ عزیزہ صادقہ قریشی بنت مکرم سلطان احمد صاحب قریشی مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ کراچی نے مورخہ ۷ مئی ۱۹۷۶ء کو بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

عزیزہ صادقہ قریشی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے برادر زادہ حکیم قریشی امیر احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے۔

محمد فاضل پٹواری چک ۱۶۶ مراد۔ ڈاکخانہ خاص
تحصیل چشتیاں ضلع بہاول نگر

عشرہ وقفِ جدید کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

احبابِ جماعت نے ۲۹ مئی سے ۷ جون تک عشرہ وقفِ جدید پورے اخلاص سے منایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس سلسلہ میں سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید سے گزارش ہے کہ وہ اس عشرہ کی مساعی جمیلہ اور اسکے نیک نتائج کی رپورٹ فوری طور پر دفتر وقفِ جدید کو بھجوا دیں نیز وقفِ جدید کے چندہ کی جمع شدہ رقوم بھی فوری طور پر مرکز میں ارسال فرما دیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواستِ دعا

جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری کاروباری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(حوالدار) محمد شفیع
چنیوٹ بازار۔ لائل پور

چندہ سالانہ اجتماع اور لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کا چندہ لجنہ اماء اللہ کے لازمی چندہ جات میں سے ہے۔ جو اوسطاً فی ممبر ایک روپیہ سالانہ ہے۔ مالی سال میں سے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت بہت کم چندہ آیا ہے۔ تمام لجنات پوری کوشش کریں کہ اگست تک اپنے چندۂ اجتماع کے بجٹ کو پورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا چندہ بھی بجٹ سے بہت کم وصول ہوا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضرورت گھریلو مددگار خاتون

ضرورت ہے ایک گھریلو مددگار خاتون کی جو امریکہ جا کر رہ سکے۔ دو سال کے بعد واپسی ٹکٹ دیا جائے گا۔ تنخواہ کم از کم ایک ہزار روپیہ۔ کھانا اور باقی تمام سہولتیں مُفت۔ حسبِ قابلیت تنخواہ زیادہ بھی دی جا سکتی ہے۔ عمر ۳۵ سے ۵۰ سال۔ صحت اچھی ہو۔ تفصیلات کے لئے اپنے شہر یا قصبہ کے امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیا جائے۔

نمبر ۲۔ افتخار روڈ
لاہور چھاؤنی۔ فون نمبر ۳۷۱۲۲۸

تصحیح

الفضل مؤرخہ ۲۹ جون کی قیمت خطبہ نمبر ہونے کی وجہ سے ۳۵ پیسے فی پرچہ ہے نہ کہ تیس پیسے۔ جیسا کہ غلطی سے شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

(مینجر)